احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 37

منگل 11 ستمبر 2001ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029

C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 11 ستمبر 2001ء 22 جمادی الثانی 1422 ہجری-11 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 206

حفاظت رسولؐ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بدر کے دن فرمایا:

یہ جبریل ہے جس نے اپنے گھوڑے کو سر سے پکڑا ہوا ہے اور اس نے آلات جنگ پہنے ہوئے ہیں

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب شھود الملائکۃ بدراً حدیث نمبر 3694)

اللہ تعالیٰ انسان کی حفاظت کے ہر حال میں سامان کرتا ہے

آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ کی حفاظت پر بے نظیر اور کامل یقین تھا

7 ستمبر سے سکائی ڈیجیٹل سسٹم پر ایم ٹی اے کی نشریات کے آغاز کا تاریخ ساز اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7-ستمبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن 7 ستمبر 2001ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا- اس خطبہ میں حضور انور نے خدا تعالیٰ کی صفات حافظ اور حفیظ کی آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں پر معارف اور لطیف تشریح فرمائی-

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیۃ الکرسی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش کرنے کے بعد فرمایا- آج حافظ اور حفیظ صفات باری تعالیٰ پر خطبہ ہوگا آیۃ الکرسی خدا تعالیٰ کی حفاظت کی تمام آیات میں سے سب سے نمایاں ہے- اس کی اہمیت وافادیت کے لئے حضور نے یہ احادیث بیان فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص سورۃ المومن کی ابتدائی آیات اور آیۃ الکرسی صبح کے وقت پڑھے گا تو ان دونوں کی بدولت شام تک حفاظت الٰہی میں رہے گا اور اگر کوئی یہ دونوں شام کے وقت پڑھے گا تو صبح ہونے تک وہ ان دونوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا- اسی طرح ایک اور جگہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک چوٹی کا حصہ ہوتا ہے اور قرآن کی چوٹی کا حصہ سورۃ البقرہ ہے- اس میں ایک ایسی آیت ہے جو تمام قرآنی آیات کی سردار ہے اور وہ آیۃ الکرسی ہے- اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کا یہ اقتباس پڑھ کر سنایا' خدا کی کرسی کے اندر تمام آسمان سمائے ہوئے ہیں اور وہ ان سب کو اٹھائے ہوئے ہے- ان کے اٹھانے سے وہ تھکتا نہیں اور وہ بلند شان والا ہے کوئی عقل اس کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتی- وہ سب سے بڑا ہے- اس کی عظمت کے آگے سب چیزیں ہیچ ہیں- زمین و آسمان سب خدا کے تصرف میں ہیں اور ان سب سے اس کا مقام بلند تر اور اس کی عظمت ناپیدا کنار ہے- حضور انور نے خدا تعالیٰ کی حفاظت کے ضمن میں آنحضور ﷺ کے کشفی نظارے بیان فرمانے کے بعد فرمایا آنحضور ﷺ کو خدا تعالیٰ کی حفاظت پر اتنا کامل یقین تھا کہ جس کی کوئی نظیر دنیا کے کسی نبی کی سیرت میں نہیں ملتی- حضور انور نے فرمایا یہ آنحضرت ﷺ کے کامل پیغمبر ہونے کا ثبوت ہے کہ انتہائی خطرناک مواقع پر سب سے آگے لڑنے سے آپ کبھی پیچھے نہیں ہٹے' خطرناک جنگوں میں بھی آپ سب سے آگے رہے- آپ کو کامل یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ضرور حفاظت فرمائے گا- حضرت مسیح موعود کے نزدیک یہ آنحضرتؐ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے-

سورۃ الحجر کی آیات 17 تا 19 کی تلاوت اور ترجمے کے بعد فرمایا آسمان و زمین کا نظام بہت حیرت انگیز ہے' تمام ریڈیائی لہروں سے انسان کی حفاظت کرتا ہے- اوزون کے ذریعے آسمان سے اترنے والی ریڈیائی شعاعوں سے حفاظت کی جاتی ہے انسان ہر وقت غافل ہے مگر اس کو پتہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں اس کی حفاظت کے لئے سامان کر رہا ہے- اگر یہ سامان اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو انسان کیا زندگی کی کوئی جنس بھی اس دنیا میں بچ نہیں سکتی تھی- اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی بعض دعائیں اور الہامات جن میں صفت حفیظ کا ذکر ہے' پڑھ کر سنائے اور آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حفاظت اور تائید و نصرت کے واقعات بھی بیان فرمائے-

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا' آج کے جمعہ پر یہ بہت ہی برکت والا اعلان کرنے کی میں توفیق پا رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں تو 1996ء سے ہی ڈیجیٹل نشریات جاری ہیں' جبکہ گزشتہ سال سے یورپ اور ساؤتھ پیسیفک کے ممالک میں بھی ڈیجیٹل سروس شروع کی جا چکی ہے- اور اب ایشیاء' آسٹریلیا اور افریقہ کے ممالک کے لئے یہ نشریات شروع کر دی گئی ہیں- الحمدللہ- اس طرح پانچوں براعظموں تک ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات پہنچ رہی ہیں- ایک اور عظیم الشان اعلان یہ ہے کہ سیٹلائٹ کی دنیا میں سکائی ڈیجیٹل سسٹم سب سے زیادہ دیکھا جاتا ہے اور بہت مقبول ہے' اس کے ناظرین کی تعداد کم از کم 60 لاکھ ہے' اور خیال ہے کہ کروڑ تک بھی ہو سکتی ہے- ان سب ناظرین تک ایم ٹی اے کی نشریات پہنچانے کے لئے سکائی کے ساتھ معاہدہ ترتیب پا چکا ہے اور آج 7 ستمبر 2001ء جمعۃ المبارک سے یہ نشریات شروع ہو جائیں گی- انشاء اللہ تعالیٰ- اس ذریعے سے مختلف ممالک کے لوگ آئندہ مجالس سوال و جواب اور دوسرے پروگراموں میں براہ راست شمولیت کر سکیں گے اور لائیو رپورٹنگ بھی ممکن ہو سکے گی- حضور انور نے مزید فرمایا کہ امسال دنیا کی دوسری بڑی خبر رساں ایجنسی ایسوسی ایٹڈ فرانس پریس (AFP) کے ساتھ ایم ٹی اے کا معاہدہ طے پا چکا ہے جس کے نتیجہ میں اب ایم ٹی اے پر تازہ ترین باتصویر خبریں نشر کی جا سکیں گی- نیز زنہوا (Xinhua) چینی ایجنسی کے ساتھ بھی تصویری خبروں کا نیا معاہدہ طے پا گیا ہے- اللہ تعالیٰ سید نصیر احمد شاہ صاحب کو جزا دے انہوں نے بہت عظیم الشان خدمت سرانجام دی ہے- اب ساری دنیا میں سکائی ڈیجیٹل سسٹم کے ذریعہ رفتہ رفتہ احمدیت کا پیغام دنیا میں پھیلتا چلا جائے گا- انشاء اللہ

چندہ وقف جدید اور الٰہی قانون

○ "ہمیں قربانی کرنے والوں کی تعداد بڑھانا ہے- کیونکہ جو بھی ایک دفعہ قربانی کرنے والوں کی تعداد میں شامل ہو جائے- اللہ تعالیٰ کا قانون' قرضہ حسنہ کو بڑھانے والا' اس پر لاگو ہو جاتا ہے- اس کی نیکیاں بڑھتی ہیں- اموال میں برکت پڑتی ہے- ایسا بچہ بڑا ہوتا ہے تو جو بھی کمائی کرتا ہے اس میں اللہ کا حصہ ڈالتا ہے- پس وقف جدید کو آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کے لئے استعمال کریں اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں- خواہ تھوڑی قربانی کریں لیکن ان کو شامل ضرور کریں (خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 2-جنوری 1998ء)

★......★......★......★

احباب محتاط رہیں

ایک شخص مسمی رانا ندیم احمد صاحب ساکن ربوہ حال ملیشیا لوگوں سے بڑی بھاری رقوم لیتے ہیں اور ملیشیا لے جانے اور وہاں سے آگے کسی اور ملک میں پہنچانے کا وعدہ کرتے ہیں-

احباب ان سے محتاط رہیں-

(ناظر امور عامہ)

احباب کرام سے ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری' سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں' کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے-

گزشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے- چونکہ یہ شعبہ مشروط بامد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام

باقی صفحہ 7 پر

خطبہ جمعہ

رحیمیت خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے لئے ہے جو ہر وقت نیک کاموں کے لئے تیار رہتے ہیں

آنحضرت ﷺ اپنے شدید دشمنوں سے بھی نفرت نہیں کرتے تھے بلکہ آپؐ کو ان پر رحم آتا تھا

ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اگر وہ روزانہ ظلمت سے نکل کر نور کی طرف نہیں جا رہا تو وہ مومن نہیں ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 29 جون 2001ء بمطابق 29 احسان 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الفتح کی آیت نمبر 15 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہاں یہ جو ہے ''جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے'' اس میں حضرت مسیح موعود (-) نے بڑی وضاحت سے فرمایا ہے کہ جسے چاہتا ہے سے مراد یہ نہیں ہے کہ Arbitrary فیصلہ کرتا ہے، بغیر کسی مقصد کے جس کو چاہے جہنم میں ڈال دے جس کو چاہے جنت میں ڈال دے بلکہ چاہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس لائق ہے کہ اس کو بخشا جائے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس لائق ہے کہ اس کے ساتھ عذاب کا سلوک کیا جائے۔

پس یہ آیت کریمہ جو سورۃ الفتح کی ہے اس کی تفسیر میں اب میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) کی ایک تحریر پیش کرتا ہوں۔ ''جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اس کی تفسیر میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ۔ ایک صحیح واقعہ سناتا ہوں۔ یہاں ایک شخص آیا، کشمیر میں ملازم تھا۔ حضرت صاحب سے بیعت کی۔ بیعت کے بعد کہنے لگا کہ اب میں گناہ کروں تو پھر اللہ کی مرضی ہے جو چاہے مجھے سزا دے۔ اب یہ اس نے بڑی جرات کی اللہ تعالیٰ پر، اب اگر میں کوئی گناہ کروں تو پھر اللہ کی مرضی ہے جو چاہے مجھے سزا دے۔ وہ تو کہہ کر چلا گیا مگر میرا دل کانپ اٹھا، آخر ایک معمولی حیلہ سے اس کے پاس تین ہزار روپے جمع ہو گئے۔ پھر ایک شخص کی گواہی دیتے ہوئے کہنے لگا کہ رشوت لیتا ہے، میں خود اپنی معرفت اس کو دلاتا رہا ہوں۔ جس پر ایک مقدمہ قائم ہو گیا۔ یہاں اس نے بڑے عجز و الحاح سے دعا کے لئے لکھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا دعا کے لئے دل توجہ نہیں کرتا، ابتلاء معلوم ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ تین ہزار بھی مقدمہ ہی میں خرچ ہو گیا اور اخیر قید کا حکم ہوا۔ اس وقت کہنے لگا کہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا ہی کوئی نہیں، نہ کوئی دعا ہے نہ فقیر۔ نماز بھی چھوڑ دی، دہریہ ہو گیا۔ اس وقت اسے رات کو خواب آیا کہ تو تو کہتا تھا کہ اب کوئی گناہ کروں تو خدا جو چاہے سزا دے دے مگر اب ایک معمولی سزا ہی سے خدا ہی سے منکر ہو بیٹھا ہے۔ اسی وقت اٹھا اور بہت استغفار کی، کلمہ شہادت پڑھا۔ نماز پڑھی اور اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ نظر ثانی کراؤ کہنے لگا نہیں اب تو خدا پر ہی چھوڑ دیا ہے۔ اس کے رشتہ دار نے نظر ثانی کرائی، مدعی اتنے میں مر گیا، عدالت نے فیصلہ دیا۔ چند امور تنقیح طلب باقی ہیں، مدعی مر چکا ہے اس لئے اسے رہا کر دیا جائے۔ دیکھا وہ **شدید العقاب بھی ہے مگر اگر کوئی سچے دل سے توبہ کرے تو غفور رحیم بھی۔''**

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 19 اگست 1909ء)

اب دوسری آیت ہے سورۃ الحجرات سے لی گئی ہے (-) (سورۃ الحجرات آیت 13) اس کا ترجمہ یہ ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بکثرت ظن سے اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شئی بے کار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا ایک بہت بڑا حصہ، اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت سے دیکھتے ہیں''۔

مزید فرمایا:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے غیبت کا حال پوچھا گیا تو فرمایا کسی کی سچی **بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہے تو اسے برا لگے، غیبت ہے''**۔ اب بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی برائی سچی ہے تو وہ اس کی پیٹھ پیچھے بیان کرنا غیبت نہیں بلکہ سچی بات کہنا ہے، یہ درست نہیں ہے۔ غیبت کا بہت چسکا ہوتا ہے لوگوں میں، خصوصاً خواتین میں اور جتنا مرضی سمجھاتے رہو غیبت کا وہ مزا جو ان کو آتا ہے اس کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ اس لئے کسی نہ کسی وجہ سے غیبت کرتی ہیں۔ اگر وہ بات سچی ہو اور کوئی ان کو ٹوکے تو کہیں گی بالکل سچی بات ہے ہم نے کوئی جھوٹ بات نہیں بنائی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ بات ناپسند تھی۔ عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اس کو برا لگے۔ یعنی اگر وہ موجود ہو تو کبھی بھی وہ بات نہیں کہیں اس کا مطلب ہے غیبت کر رہے ہیں۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے وہ بیان کرتا تو اس کا نام بہتان ہے، غیبت نہیں۔ ''خدا فرماتا ہے (-) اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے''۔ اب ایک مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ تو مردہ بھائی کو کیا پتہ کہ کون کیا کھا رہا ہے۔ یہی حال اپنے بھائی کی غیبت

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

کرنے کا ہے۔'' اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں''۔

اب یہ بھی بہت غور طلب مسئلہ ہے۔ اس سلسلہ الٰہیہ میں بھی بہت غیبت کرنے والے ہیں اور کثرت سے کرتے ہیں اور میرے پاس بھی غیبت کرتے ہیں جو نہایت ہی نامناسب بات ہے۔ اسی لئے میں اصرار کرتا ہوں کہ جب بھی کسی کی کوئی برائی کی طرف توجہ دلانی ہو تو سب سے پہلا تو فرض یہ ہے کہ اس کے لئے دعا بھی کرو اور خود اس کو علیحدگی میں برائی کی طرف توجہ دلاؤ۔ بھائیوں میں بیٹھ کر اس کی برائی کرنا یہ بہت بڑا گناہ ہے اور مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔ لیکن اس جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں اس زمانہ میں بھی تھے اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھے

اس میں بھی یہ لوگ بکثرت پائے جاتے ہیں کیونکہ یہ چسکا ایسا ہے کہ ایک دفعہ منہ کو لگ جائے تو اس کو منہ سے چھڑانا بڑا مشکل کام ہے۔'' اگر مومنوں کو ایسا ہی مطہر ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی''۔ (البدر جلد سوم نمبر 26-8 ر جولائی 1904ء صفحہ 14)۔ اس سے حضرت مسیح موعود (-) نے استنباط فرمایا ہے کہ صحابہ کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو اس آیت کی ضرورت ہی کوئی نہیں تھی۔

اب سورۃ الطور کی 27 تا 29 آیات آپ کے سامنے پیش ہیں۔ (-) ترجمہ: وہ کہیں گے یقیناً ہم تو اس سے پہلے اپنے اہل و عیال میں بہت ڈرے ڈرے رہتے تھے۔ پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں جھلسا دینے والی لپٹوں کے عذاب سے بچایا۔ یقیناً ہم پہلے بھی اسی کو پکارا کرتے تھے۔ بے شک وہی بہت نیک سلوک کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہاں بر سے مراد ہے بہت زیادہ نیک سلوک کرنے والا البر الرحیم اور رحیم سے مراد ہے بار بار رحمت کا سلوک کرنے والا۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) فرماتے ہیں:

'' رحیمیت خدائے کریم کی طرف سے ان لوگوں کے لئے ہے جو نیک کام کرتے ہیں' ہر وقت نیک کاموں کے لئے تیار رہتے ہیں اور کوئی کوتاہی نہیں کرتے' اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں' کبھی غافل نہیں ہوتے' آنکھوں سے کام لیتے ہیں اندھے نہیں بنتے' کوچ کے دن کے لئے تیار رہتے ہیں اور رب جلیل کی ناراضگی سے بچتے ہیں' اپنے رب کے لئے سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں دن کو روزہ رکھتے ہیں' اپنی موت' اپنے مالک حقیقی کی طرف واپس لوٹنے کو نہیں بھولتے' کسی کی موت کی خبر سن کر عبرت حاصل کرتے ہیں' کسی دوست کے گم ہو جانے پر کانپ اٹھتے ہیں' دوستوں کی موت سے اپنی موتوں کو یاد کرتے ہیں' اپنے ہم عمر ساتھیوں پر مٹی ڈالنا انہیں خوف دلاتا ہے۔ پس وہ ان کے غم سے جلتے ہیں اور خود ہوشیار ہو جاتے ہیں' دوستوں کی مفارقت انہیں اپنی موت (کا نظارہ) دکھا دیتی ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور نیکوکار بن جاتے ہیں''۔

اب یہ جو معیار ہے حضرت اقدس مسیح موعود (-) کا اس کو ہم اگر اپنے اوپر پرکھیں تو ہم میں سے کوئی بھی معلوم ہوتا ہے مومن ہے ہی نہیں۔ ہم سب بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ حضرت مسیح موعود (-) کی جماعت میں سے اگر ہیں تو ان کڑی شرطوں کی پیروی کریں۔ لیکن میں پہلے بھی بارہا توجہ دلا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (-) جو شرطیں بیان کرتے ہیں وہ بہت ہی کڑی ہیں اور بہت اعلیٰ درجہ کے مومن کی شرطیں ہیں۔ صرف مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) اپنی جماعت کو اس بلند پیمانہ سے پرکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر کمزور ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود (-) خود تسلیم فرماتے ہیں کمزور پہلے بھی تھے اور اب بھی ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ کمزور ڈر کر اس راہ سلوک سے ہی قدم روک لیں اور کوشش ہی ترک کر دیں۔ پس فرض ہے کہ اپنی کوشش جاری رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو اپنے گناہوں سے توبہ بھی کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے رحمت چاہتے رہیں۔

'' رحیمیت کی صفت اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی تعلیم اور تفہیم کی توام ہے''۔ یعنی رحیمیت اور اللہ تعالیٰ کی کتاب گویا دونوں جڑواں بچے ہیں۔ اگر رحیمیت نہ ہوتی تو یہ کتاب بھی نازل نہ ہوتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔'' اس سے قبل'' کتاب کے نزول سے قبل'' کسی پر گرفت نہیں ہوتی'' جب تک بات کھول نہ دی جائے اس وقت تک کوئی شخص پکڑا نہیں جاتا۔'' اور نہ کسی پر اللہ تعالیٰ کا شدید غضب نازل ہوتا ہے جب تک یہ رحیمیت ظاہر نہ ہو۔ کسی بدکار انسان سے اس کی بدکاری کے متعلق مواخذہ اس کے بعد ہی ہوگا''۔

(کرامات الصادقین ۔ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 113-114)

اب یہاں ایک الجھن پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر کتاب کے نزول اور رحیمیت کے بعد مواخذہ ہوتا ہے تو کیا بہتر نہ ہوتا کہ نازل ہی نہ ہوتی اور کسی کا مواخذہ نہ ہوتا۔ یہ تقدیر الٰہی کے خلاف ہے۔ اگر کسی کا مواخذہ نہ ہوتا تو پھر دنیا جو اب گناہوں سے بھری ہوئی ہے اس سے بہت زیادہ گناہوں سے بھر جاتی۔ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کیا حال ہوتا۔ اب دیکھ لو حکومت کے مواخذہ سے بھی کتنے لوگوں کی جان نکلتی ہے اور اس ادنیٰ دنیا کے مواخذہ سے ہی گھبرا کر وہ کوشش کرتے رہتے ہیں کہ کم سے کم پکڑے نہ جائیں اور چھپ کر گناہ کریں۔ لیکن اکثر پکڑے بھی جاتے ہیں ان کو دیکھ کر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔ اگر یہ مواخذہ نہ ہو تو دنیا فسق و فجور سے اس قدر بھر جائے کہ لازماً یہ دنیا کلیۃً خدا کے غضب سے تباہ کر دی جائے مگر وہ مغفرت فرماتا ہے اور بار بار رحم کرتا ہے اور بار بار موقع دیتا ہے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہیں اور فسق و فجور سے استغفار کر کے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں اور اس کی رحیمیت کے متقاضی رہیں۔

اب ایک اور آیت جس کے متعلق مفسرین نے بہت کچھ لکھا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ واضح نہیں فرمایا کہ وہ کیا بات تھی اور کن بیویوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ وہ آیت ہے اے نبی تو اس بات کو کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے حلال کر دی ہے صرف اس لئے کہ اپنی بیویوں کی خوشنودی حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اس قسم کی قسمیں تم نے کھا رکھی ہیں ہم یہ نہیں کھائیں گے اور وہ نہیں کھائیں گے اور وہ چیزیں جو اللہ نے حلال کی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام کرنے کی قسم کھالی ہو تو یہ قسم ناجائز ہے اور اس کا توڑنا ضروری ہے۔ اللہ تمہارا والی ہے اور وہ بہت جاننے والا اور بہت حکمت والا اور دائمی حکمت والا ہے۔ (التحریم: 2-3)

اس ضمن میں حضرت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کتاب التفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش کے گھر شہد نوش فرمایا کرتے تھے۔ پھر میں نے اور حفصہ نے مشورہ کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے جس کے گھر بھی جائیں تو وہ آپؐ سے کہے کہ آپ نے مغافیر کھایا ہے۔ مغافیر ایک خاص قسم کے درخت سے نکلنے والا لیس دار مادہ ہے جس میں ہلکی بو آتی ہے۔ پس آپؐ کے منہ سے مغافیر کی سی بو آ رہی ہے اس کی بو کچھ نہ کچھ شہد سے ملتی ہے۔ پس انہوں نے بہانہ بنایا اس حدیث کے مطابق۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ ہاں زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا کرتا ہوں لیکن آج کے بعد میں نے قسم کھالی ہے کہ دوبارہ شہد نہیں پیوں گا لیکن تم اس بارہ میں کسی کو ہرگز نہ بتانا۔

اب بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ہر قسم کی بدبو سے نفرت تھی اور ہر قسم کی خوشبو پسند تھی۔ اسی بنا پر آپ نے یہ فرمایا کہ میں نے قسم کھالی ہے کہ آئندہ سے میں وہ شہد بھی نہیں پیوں گا جس میں سے بدبو آتی ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ بیویوں کی مرضی کی خاطر تم وہ چیزیں اپنے اوپر حرام کرو گے جو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دی ہیں اور حلال بھی وہ جو طیبات میں سے ہیں' حلال بھی وہ جن کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ اور جس پر شہد کی مکھی ایک قطرہ بنانے کے لئے کتنی دفعہ پھولوں کے چکر لگاتی ہے۔ یہ تفصیل تو نہیں لیکن مضمون یہی ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ شفا قرار دے تم اس کو اپنے اوپر حرام قرار دے دو۔ پس یہ قسم ایسی ہے جس کو توڑنا لازم ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کے بعد قسم سے توبہ کر لی اور یہ قسم ایسی نہیں ہے جس میں کسی دوسرے کا حق ادا کرنا

ہو- وہ قسمیں جس میں انسان کسی کو کہتا ہے میں تمہارا یہ حق ادا کروں گا یہ اور بات ہے مگر ایسی قسم جس میں کسی کا حق ہی نہ ہو اور خواہ مخواہ اپنے اوپر جبر کیا جائے یہ جائز نہیں ہے اس لئے ایسی قسموں کو توڑ دینا چاہئے-

سورۃ التوبہ آیت نمبر 28 ہے (-) یقیناً تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا اس پہ بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے- مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے-

اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے لفظ حریص ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کی صفت کے طور پر بیان ہوا ہے- ویسے تو حریص ایک ایسا لفظ ہے جس کے متعلق ہم پنجابی میں لوگ کہتے ہیں ''شودھا'' اور بہت حرص کرنے والا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعریف میں بسا اوقات قرآن کریم ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے جو بظاہر دنیا کی نظر میں ناپسندیدہ ہوں لیکن اس سے بڑھ کر تعریف ممکن نہ ہو اسی لئے آپ کو ظلوم بھی فرمایا بہت ظلم کرنے والا' لیکن دوسروں پر نہیں اپنے نفس پر ظلم کرنے والا' جھول بھی فرمایا یعنی عواقب سے بے خبر' حالانکہ لوگ دوسروں پر ظلم کرکے اس کے عواقب سے بے خبر ہوتے ہیں- آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان یہ تھی کہ اپنے نفس پر ظلم کرکے لوگوں کی خاطر پھر عواقب سے بے خبر ہو جاتے تھے کہ اس کے نتیجہ میں نفس پہ جو گزرے سو گزرے- پس یہاں بھی حریص کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے جو غیر معمولی تعریف کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی مومنوں کے اوپر اتنا رحم' اتنی شفقت تھی کہ حرص رہتی تھی کہ مومن کوئی دکھ نہ اٹھائیں- وہ مومنوں پر بہت رأفت کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے-

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں:

''جیسا کہ خدا تعالیٰ قادر ہے' حکیم بھی ہے اور اس کی حکمت اور مصلحت چاہتی ہے کہ اپنے نبیوں اور ماموروں کو ایسی اعلیٰ قوم اور خاندان اور ذاتی نیک چال چلن کے ساتھ بھیجے تاکہ کوئی دل ان کی اطاعت سے کراہت نہ کرے- یہی وجہ ہے کہ جو تمام نبی علیہم السلام اعلیٰ قوم اور خاندان میں سے آتے رہے ہیں-

(تریاق القلوب صفحہ 67)

اب یہ بھی بڑی حکمت کی بات ہے جو سمجھنی چاہئے کہ ذاتیں تو کوئی چیز نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے سب بندوں کو ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے مگر اگر انبیاء کو ایسی ذاتوں میں سے پیدا کیا جاتا جو دنیا کی نظروں میں ذلیل اور گھٹیا ہیں تو ان کے لئے ایک بہانہ ہاتھ آ جاتا کہ یہ تو ہمارا کمی کاری ہے' یہ اٹھ کر نبوت کر رہا ہے- تو اللہ تعالیٰ نے اس لغو اعتراض کا کسی کو موقع ہی نہیں دیا- **انبیاء کو ہمیشہ اعلیٰ ذاتوں میں سے چنتا ہے ہاں اس کے ماننے والے بظاہر چھوٹے اور غریب لوگ ہوتے ہیں-**

پس جب بھی دیکھو دشمن نے یہ اعتراض تو کیا ہے کہ تجھے ماننے والے تیرے گرد اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہیں جن کو ہم حقیر اور معمولی جانتے ہیں کبھی یہ اعتراض نہیں کیا کہ تو حقیر اور معمولی تھا- یہاں تک بھی دشمن کہتے ہیں تو تو مرجو تھا' تو تو ایسی بلند شان اور ایسے اعلیٰ اخلاق اور ایسی اعلیٰ قوم سے تعلق رکھتا تھا کہ ہم امیدیں لگائے بیٹھے تھے کہ تجھ سے کوئی بہت عالی شان کام سرزد ہوگا- تو دیکھو ساتھیوں کو غریب اور معمولی سمجھتے ہیں اور انبیاء کو اپنی ذات میں اعلیٰ درجہ کا- اس کی وجہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اور دوسرے نبیوں کو تمام لوگوں سے برتر اور بالا ذاتوں اور رشتوں سے منسلک کر دیا گیا جس کے نتیجہ میں دشمنوں کے پاس کوئی بہانہ انکار کا نہ رہا- ساتھیوں پر جو اعتراض تھا اس کے جواب میں **اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان لوگوں کو نیچے درجہ کا نہیں سمجھتا جو تم سمجھ رہے ہو میں تو ان کی بہت عزت و احترام کرتا ہوں کیونکہ میرے نزدیک جو اللہ سے تعلق باندھے وہی اونچا ہے جو اللہ سے تعلق کاٹ لے وہی نیچا ہے-**

حضرت مسیح موعود (-) اسی آیت کی تفسیر میں مزید فرماتے ہیں جو نور القرآن نمبر 2 صفحہ 39 میں درج ہے:

''تعلیم قرآنی ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ نیکوں اور ابرار اخیار سے محبت کرو اور فاسقوں اور کافروں پر شفقت کرو''- اب یہ بھی بار بار پہلے بیان کیا جاتا ہے- فسق و فجور اور کفر سے نفرت ہے' فاسقوں اور فاجروں پر شفقت ہے- یہ بہت گہرا مسئلہ ہے اس کو اچھی طرح ہمیں سمجھنا چاہئے اور ہمیشہ ہمیش پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی فاسق اور فاجر اگر بد ہو تو اس سے نفرت جائز نہیں ہے ہاں اس کے فسق و فجور سے نفرت بے شک کرو- حضرت مسیح موعود (-) تو ایک موقع پر یہاں تک لکھتے ہیں کہ اگر کوئی ہمارا دوست شراب کے نشہ میں دھت کسی گندی نالی میں جا پڑا ہو اور لوگ اس پر تمسخر کر رہے ہوں اور مذاق اڑا رہے ہوں- اگر مجھے معلوم ہو تو میں خود وہاں جاؤں' اس کو گند سے نکالوں اور سہارا دے کر اس کو صاف جگہ پہنچاؤں اور اس کی صفائی کروں- یہ حضرت مسیح موعود (-) کی رحمت کا ایک نمونہ ہے جو آپ کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی خلاصہ یہ ہے کہ بدی سے نفرت لیکن بدوں سے پیار- بدوں سے رحمت اور شفقت کا سلوک اور ہر بدی سے نفرت' یہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جس کی کوئی مثال کسی دوسرے مذہب میں نظر نہیں آئے گی-

فرماتے ہیں:

''تعلیم قرآنی ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ نیکوں اور ابرار اخیار سے محبت کرو اور فاسقوں اور کافروں پر شفقت کرو- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یعنی اے کافرو! یہ نبی ایسا مشفق ہے جو تمہارے رنج کو دیکھ نہیں سکتا''- یہاں صرف مومنوں کے متعلق نہیں فرمایا بلکہ کافروں پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج ہوتا تھا- یہ مزید نکتہ ہے اس مسئلہ کا جو حضرت مسیح موعود (-) کی تحریر سے ہم پر ظاہر ہوتا ہے- عام طور پر مفسرین اس کو صرف مومنوں تک محدود کرتے ہیں- حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں کہ مومنوں تک محدود نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کافروں کی ہلاکت پر بھی دکھ پہنچتا تھا- اور اسی مضمون کی ایک دوسری آیت (-) بھی روشنی ڈالتی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شدید ترین معاند اور شدید دشمنی کرنے والوں سے بھی آپؐ کو نفرت نہیں ہوتی تھی' ان پر رحم آتا تھا اور ان کے لئے اپنے نفسوں کو ہلاک کرتے تھے' دعائیں کرتے ہوئے-

چنانچہ اسی لئے حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں: ''اے کافرو! یہ نبی ایسا مشفق ہے جو تمہارے رنج کو نہیں دیکھ سکتا اور نہایت درجہ خواہشمند ہے کہ تم ان بلاؤں سے نجات پا جاؤ''-

(نور القرآن نمبر 2- صفحہ 39)

ایک سورۃ الحدید کی دسویں آیت ہے (-) وہی ذات ہے جس نے اپنے بندہ پر بین آیات یعنی روشن آیات نازل فرمائیں- اب آیات کو روشن فرما کر اسی نسبت سے فرمایا تاکہ وہ تمہیں ظلمتوں اور تاریکیوں سے نور کی طرف نکالے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تم پر رؤف اور رحیم ہے- پس وہی **صفت جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تھی وہ صفات جو آپؐ کی تھیں وہ دراصل خدا کی صفات ہیں جو بدرجہ یکسانیت یعنی اللہ اور رسول کے اندر جو ہمہ گیر یکسانیت ہمیشہ رہتی تھی'** آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خدا تعالیٰ کی صفات کے سامنے ایسا جھکتے تھے گویا خود ان صفات کے حامل ہو گئے- اس بناء پر رؤف رحیم کا لفظ ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی استعمال ہوا ہے اور یہی لفظ دراصل بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے-

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) فرماتے ہیں:

''ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اگر وہ روزانہ ظلمت سے نکل کر نور کو نہیں جا رہا تو وہ مومن نہیں ہے''- (ضمیمہ اخبار بدر- قادیان - 5/ اگست 1909ء)

- اب یہ بھی اپنے اعمال کی پہچان کا ایک بہت ہی اعلیٰ ذریعہ ہے- دراصل ہر مومن کو اپنے اعمال کی پہچان کے لئے یہ کسوٹی اپنے سامنے رکھنی چاہئے- اگر ہر روز اس کی کوئی برائی چھٹ کر الگ نہ ہو جائے اور کوئی خوبی نہ آ جائے' خواہ تھوڑی ہی ہو' تو اس کو سمجھنا چاہئے کہ میرا قدم ترقی کی طرف نہیں اٹھ رہا- اور ہماری اتنی برائیاں ہیں کہ اگر روزانہ بھی ان برائیوں میں سے کچھ چھانٹ کر

الگ کریں تو پھر بھی وہ باقی رہیں گی اور اس منزل تک پہنچنا جس پہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے ہوئے تھے وہ تو ایک بہت بعید سی بات ہے' اتنا بلند مقام ہے کہ حقیقت میں انسان کو ہیبت ہوتی ہے اس مقام کو دیکھ کر بھی کہ ہم کیسے یہ عظیم الشان سفر طے کریں گے۔ مگر سفر شرط ہے کچھ نہ کچھ ضرور انسان سفر کے نتیجہ میں مسافت طے کرتا ہے' کتنا ہی لمبا سفر ہو ایک ایک قدم' ایک ایک قدم منزل کے قریب ہوتا چلا جائے تو بالآخر وہ سفر کی مسافت طے ہو جاتی ہے۔ پس یہی سلوک ہے جو ہمیں خدا کے بندوں کو اپنے اعمال کے متعلق کرنا چاہئے۔ **ایک ایک قدم' ایک ایک قدم روزانہ سوچ کر کوئی نہ کوئی برائی دور کرتے چلے جائیں' کوئی نہ کوئی نیکی اس برائی کی جگہ اپنے نفس میں داخل کرتے چلے جائیں تو اس کا نام ہے ظلمت سے نکل کر نور کی طرف سفر کرنا۔**

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ :

''جس قدر انسان کے نفس میں طرح طرح کے وساوس ابھرتے ہیں اور شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں ان سب کو قرآن شریف دور کرتا ہے اور ہر ایک طور کے خیالات فاسدہ کو مٹاتا ہے''۔ اب اس میں قطعاً ایک ذرہ بھی شک نہیں کہ ہر قسم کے مفاسد کی اصلاح کے لئے قرآن کریم میں کوئی نہ کوئی آیت موجود ہے اور غور سے اگر پڑھیں اول سے آخر تک تو حیرت ہوتی ہے کہ کتنی مناہی ہیں اور کتنے اوامر ہیں جو قرآن کریم بندوں کو دیتا ہے اور ان میں ہر جو امر ہے کہ یہ کرو وہ روشنی کا سفر ہے اور جو مناہی ہے کہ یہ نہ کرو وہ ظلمت سے بچنے کا سفر ہے۔

حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ :

''ان سب کو قرآن شریف دور کرتا ہے اور ہر یک طور کے خیالات فاسدہ کو مٹاتا ہے اور معرفت کامل کا نور بخشتا ہے یعنی جو کچھ خدا کی طرف رجوع ہونے اور اس پر یقین لانے کے لئے معارف و حقائق درکار ہیں' سب عطا فرماتا ہے''۔

(براہین احمدیہ ۔ حصہ سوم ۔ صفحہ 205 حاشیہ نمبر 11 طبع اول)

قرآن کریم میں ہر بات موجود ہے۔ ایک ادنیٰ سی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو نہ ہو۔ اس زمانہ کی باتیں بھی موجود ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا۔ آپ سے پہلے کی' ابتدائے آفرینش کی باتیں بھی موجود ہیں' تخلیق عالم کا ذکر بھی موجود ہے کیسے دنیا کی ابتداء ہوئی' کس طرح مٹی اور پانی سے انسان بنایا گیا' کیسے جنات بنے اور جن سے مراد کیا ہے' یہ بہت لمبے مضامین ہیں اور قرآن کریم کا کمال ہے کہ ان سب کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ پھر آخری زمانہ کا ذکر بھی آخری زمانہ تک ہونے والی باتوں کا ذکر بھی موجود ہے۔ یہ ذکر بھی موجود ہے کہ انسان کے سوا اور اعلیٰ درجہ کی مخلوق بھی اسی دنیا میں پیدا ہونے والی ہے۔ پھر انقلاب برپا ہو جائے گا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کا مقصد پورا ہو کر' جب آپ کے کامل انکار کے نتیجہ میں بندوں پر کامل تباہی آجائے گی تو پھر خدا تعالیٰ اسی دنیا سے کچھ اور وجود بھی پیدا کرے گا۔ اب یہ باتیں حیران کن ہیں اور ناممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو از خود ان باتوں کا خیال تک گزرتا۔ مگر یہ باتیں ہیں اور قرآن کریم نے یہ ساری باتیں بیان فرمائی ہیں۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ سب **جہان چھان ماریں جتنی دکانیں ہیں دیکھیں قرآن کریم جیسا کوئی شیشہ آپ کو نظر نہیں آئے گا' قرآن کریم جیسی کوئی کتاب دکھائی نہ دے گی جو ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی بیان کرے اور ہر بڑی سے بڑی بات کو بھی۔**

پھر حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین اس لئے کہا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں : ''ہم نے کسی خاص قوم پر رحمت کرنے کے لئے تجھے نہیں بھیجا''۔ یعنی اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے'' بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جاوے اور جیسا کہ خدا تمام جہان کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام دنیا کے رسول ہیں اور تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں اور آپؐ کی ہمدردی تمام دنیا سے ہے نہ کسی خاص قوم سے''۔

(چشمہ معرفت صفحہ 16)

اب ایک آیت ہے سورۃ الحشر آیت نمبر 11 (۔) اور جو لوگ ان کے بعد آئے یعنی ابتداء میں ایمان لانے والوں کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب یقیناً تو بہت شفیق اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صحابہ کرام کی شان بیان کی)

اب ایک آیت ہے' آخری آیت جو اس خطبہ کی ہے اس کے بعد پھر اگلے خطبوں سے دوسرا مضمون شروع ہوگا۔ وہ ہے (۔) (الحشر :23) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی۔ وہی ہے جو بن مانگے دینے والا' بے انتہاء رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں : ''وہ ذات پاک جس کا نام ہے اللہ' تمام صفات کاملہ سے موصوف' تمام برائیوں سے پاک' وہ جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں' اپنی ذات کو جو تمام غیبوں کا غیب ہے آپ ہی جانتا ہے''۔ **اب یہاں یہ نکتہ معرفت کا اس سے پہلے میں نے کسی اور مفسر کی زبان سے نہیں سنا' یا قلم سے نہیں پڑھا۔ فرماتے ہیں : ''اپنی ذات کو جو تمام غیبوں سے غیب ہے آپ ہی جانتا ہے''۔** یعنی اللہ تعالیٰ جب کہتے ہیں عالم الغیب تو سب سے زیادہ تو وہ خود غیب ہے جو ہماری ظاہری نظروں اور آنکھوں سے غیب رہتا ہے اور اپنے آپ کو جانتا ہے کہ میں کون ہوں۔ ''تمام ان اشیاء کو جو موجود ہو کر فنا ہو گئیں یا اب تک ابھی پیدا ہی نہیں ہوئیں صرف اس کے علم میں ہی ہیں اور تمام موجودات کو جانتا ہے' وہ رحمٰن بروں بھلوں سب کا روزی رساں ہے۔ بن مانگے فضل کرنے والا۔ وہ رحیم جو بھلوں کو اپنے فضل اور رحم سے بخشے اور کسی کے سوال اور محنت کو ضائع نہ کرے''۔

(تصدیق براھین احمدیہ صفحہ 254)

حضرت مسیح موعود (۔) اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

''وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آجائے''۔ یعنی اگر کوئی اور اللہ بھی ہو اور وہ اس کا شریک ہو تو پھر تو ان دونوں خداؤں کے درمیان ایک جنگ ہونی چاہئے۔ ہر حکومت دوسری حکومت پر چڑھائی کرتی ہے اور اپنے آپ کو غالب دیکھنا چاہتی ہے اور یہ ایسی ایک فطرتی بات ہے کہ جس سے اگر خدا کے علاوہ کوئی اور خدا ہوتا تو وہ بھی یہ صفت رکھتا کہ اپنے سوا کسی کی خدائی برداشت نہ کرتا اور اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایسا ہوتا کہ کوئی اور خدا ہے تو زمین و آسمان یہ دونوں فساد سے بھر جاتے۔

پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس کی وحدانیت ہی میں ہمارا امن ہے۔ اگر وحدانیت نہ ہوتی تو کوئی قانون قدرت بھی دوسرے قانون قدرت سے مطابق نہ ہوتا۔ ایک قانون کسی ایک خدا کا بنایا ہوتا' ایک دوسرا قانون کسی اور خدا نے بنایا ہوتا اور وہ قانون ہی آپس میں ٹکراتے رہتے **لیکن ساری کائنات کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں آپ کو کہیں کوئی قانون قدرت کسی دوسرے قانون قدرت سے ٹکراتا ہوا دکھائی نہیں دیتا اور اسی کا نام آئن سٹائن نے سمٹری (Symmetry) رکھا ہے۔** کسی زمانہ میں جب وہ ابھی زیادہ متکبر نہیں ہوا تھا اس نے بے اختیار یہ کہا کہ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی کا کوئی اور ثبوت نہ بھی ہو تو یہی ثبوت کافی ہے کہ اس کی کائنات میں عجیب سمٹری (Symmetry) ہے۔ ہر ایک قانون دوسرے قانون سے مطابقت رکھتا ہے۔ ہر قانون دوسرے قانون کے ساتھ چل کر اسے سہارا دیتا ہے نہ کہ اس کی مخالفت کرتا ہے۔ پس یہ سمٹری (Symmetry) اکیلی بھی اہل علم کے لئے کافی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کو تسلیم کریں کوئی اور قانون نہیں سوائے ایک قانون کے۔

پس حضرت مسیح موعود (۔) اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

''اس صورت میں خدائی معرض خطر میں رہے گی اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں' اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا

چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا' وہی خدا ہے''۔

اب صفات باری تعالیٰ پر غور کر کے دیکھ لیں ان سے بہتر صفات سوچی نہیں جاسکتیں اور باوجود اس کے کہ اس وقت تک ہمیں ننانوے نام معلوم ہیں اور بھی بہت سے نام ہیں جو آئندہ بڑھتے چلے جائیں گے اور دریافت ہوتے چلے جائیں گے۔ ان ناموں میں کوئی ایک نام بھی دوسرے سے تضاد نہیں رکھتا' ہر نام اور ہر صفت دوسرے نام اور دوسری صفت کی تائید کرنے والا ہے۔

''پھر فرمایا کہ: عالم الغیب ہے یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا''۔ اب یہ بھی وہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول والی بات ہے اور معلوم ہوتا ہے آپ نے حضرت مسیح موعود (-) ہی سے لی تھی۔ یہ کہنا کہ 'عالم الغیب ہے یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ ہم آفتاب اور ماہتاب اور ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں''۔

پھر فرمایا کہ: وہ عالم الشھادۃ ہے یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردہ میں نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں کہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو' وہ اس عالم کے ذرہ ذرہ پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا۔ وہ جانتا ہے کہ کب اس نظام کو توڑے گا اور قیامت برپا کر دے گا اور اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہو گا؟ سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے۔ پھر فرمایا یعنی وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے' نہ کسی غرض سے اور نہ کسی عمل کے پاداش میں ان کے لئے سامان راحت میسر کرتا ہے''۔

اس مضمون پر میں پہلے بھی بارہا روشنی ڈال چکا ہوں کہ انسان کی پیدائش سے پہلے بھی' بہت پہلے کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ وہ تمام چیزیں پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر کر دیئے جن چیزوں کی انسان کو مختلف ترقی کے مدارج میں ضرورت پڑ سکتی تھی۔ ہر وہ چیز اس وقت دریافت ہوئی جب انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا تھا' جب استفادہ نہیں کر سکتا تھا وہ دریافت ہی نہیں ہوئیں۔ پس یہ سارا لمبا سفر ہے انسانی ارتقاء کا یعنی انسانی علم کے ارتقاء کا اور جب اس کا علم ایک حد سے آگے بڑھا تو اس وقت اس کی ضرورت کی چیز اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے آ گئی یہ تو ہماری پیدائش سے پہلے ہی پیدا شدہ ہے تو یہ رحمٰن ہے۔

وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے' نہ کسی غرض سے اور نہ کسی عمل کی پاداش میں ان کے لئے سامان راحت میسر کرتا ہے جیسا کہ آفتاب اور زمین اور دوسری تمام چیزوں کو ہمارے وجود اور ہمارے اعمال کے وجود سے پہلے ہمارے لئے بنا دیا۔ اس عطیہ کا نام خدا کی کتاب میں رحمانیت ہے''۔

قرآن کریم کے متعلق بھی یہ جو بحث چلی ہے کہ مخلوق ہے کہ غیر مخلوق اس کو یہ بات ہمیشہ کے لئے حل کر دیتی ہے یعنی انسان کو پیدا کیا اور بیان یعنی کلام کو پیدا نہیں کیا بلکہ سکھایا ہے۔ پس قرآن غیر مخلوق ہے اور ازل سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

''اس کام کے لحاظ سے خدائے تعالیٰ رحمان کہلاتا ہے اور پھر فرمایا کہ یعنی وہ خدا نیک عملوں کی نیک تر جزاء دیتا ہے اور کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اور اس کام کے لحاظ سے رحیم کہلاتا ہے''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 58-59)

اب یہ رحیمیت کا جو مضمون چل رہا تھا آج اس مضمون کو ختم کر رہا ہوں اور آئندہ سے انشاء اللہ تعالیٰ دوسری صفات باری تعالیٰ میں سے بعض صفات کا ذکر چلے گا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ایک ناپیدا کنار سمندر ہے جو ایک انسانی زندگی میں ختم نہیں ہو سکتا۔ پس جہاں تک اللہ تعالیٰ توفیق دے گا انشاء اللہ اس مضمون کو آگے بڑھاتا رہوں گا۔

(الفضل انٹرنیشنل 3- اگست 2001ء)

آذربائیجان

جغرافیائی حیثیت: آذربائیجان کا رقبہ 87000 مربع کلومیٹر اور آبادی تقریباً 65 لاکھ ہے۔ بحیرہ کیسپین کے مغربی ساحل پر پھیلے ہوئے آذربائیجان کے مغرب میں جارجیا اور آرمینیا شمال میں داغستان اور جنوب میں ایران واقع ہے۔ آذربائیجان کو 30 دسمبر 1922ء میں سوویت یونین میں شامل کر لیا گیا تھا۔ دسمبر 1991ء یعنی 79 برس کے بعد آذربائیجان ایک خودمختار آزاد جمہوریہ بن گیا۔

آذربائیجان کے شمالی اور مغربی علاقوں میں کوہ قاف اور تالش کی پہاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ داغستان کے قریب آذربائیجانی کوہ قاف کی سب سے اونچی چوٹی 4200 میٹر اونچی ہے۔ جنوب مشرق کی طرف جاتے ہوئے کوہ قاف کی اونچائی میں بتدریج کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اپشیرون (Apsheron) جزیرہ نما سطح سمندر سے چند میٹر اونچا ہے۔

آب و ہوا: آذربائیجان کی آب و ہوا معتدل ہے البتہ بارش کم ہونے کے سبب گرمی کے مہینوں میں میدانی علاقوں میں نیم حاروی Subtropical آب و ہوا جیسا موسم ہو جاتا ہے۔ بحیرہ کیسپین کے مغربی ساحل پر واقع باکو شہر کا جنوری کا اوسط درجہ حرارت 6 ڈگری سنٹی گریڈ کے آس پاس رہتا ہے اور بسا اوقات رات کا درجہ حرارت 12 ڈگری سنٹی گریڈ ہو جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں برف باری ہوتی ہے اور زمین دس بارہ دن تک برف سے ڈھکی رہتی ہے۔

قدرتی نباتات: بارش کا قدرتی نباتات پر گہرا اثر پڑا ہے۔ جہاں میدانی اور نچلی پہاڑیوں پر برگ ریز جنگل پائے جاتے ہیں وہاں کوہ قاف کے اونچے ڈھلان مخروطی جنگلوں سے ڈھکے ہوئے ہیں۔

مذہب: یوں تو آذربائیجان میں ترکی، ایرانی، جارجیائی، آرمینیائی اور روسی نسل کے لوگ آباد ہیں جو مختلف عقیدوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ تاہم مذہب اسلام کے ماننے والوں کی تعداد 76 فیصد ہے۔ عیسائیوں کی آبادی 9 فیصد اور باقی آبادی دیگر مذاہب اور عقیدوں سے تعلق رکھتی ہے۔ یہاں کی شرح پیدائش 2.5 اور شرح اموات 0.6 فیصد ہے۔ اس طرح آبادی میں ہر سال 1.9 فیصدی کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ملک کی 53 فیصد آبادی شہروں اور قصبوں میں اور 47 فیصدی آبادی دیہاتی بستیوں میں رہتی ہے۔

کھیتی باڑی: ملک کے بیشتر لوگوں کا کاروبار کھیتی باڑی ہے۔ تقریباً پچاس فیصدی آبادی کا انحصار کھیتی پر ہے۔ مکا، کپاس، گیہوں، جو، دالیں، پھل (سیب، سنترے، انگور، موسمی، نمبو، خوبانی، بادام، پستہ، اخروٹ وغیرہ) اور چائے یہاں کی خاص فصلیں ہیں۔ علاوہ ازیں بہت سے لوگ چرواہوں کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

معدنیات: پرت دار چٹانوں کے بنے آذربائیجان کے پہاڑوں میں معدنیات کی کمی ہے۔ تاہم میدانی علاقوں میں تیل کے بھاری ذخائر موجود ہیں۔ باکو اور اس کے قرب و جوار کا علاقہ تیل، پٹرولیم اور قدرتی گیس کے معاملے میں دنیا بھر میں مشہور ہے۔ باکو شہر کے پاس سب سے پہلے 1870ء میں پٹرولیم نکالنا شروع کیا گیا تھا۔

پہلی جنگ عظیم کے وقت باکو دنیا کا سب سے بڑا پٹرولیم پیدا کرنے والا علاقہ تھا۔ دوسری جنگ عظیم تک یہ علاقہ سوویت یونین کا سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے والا علاقہ رہا۔ پٹرولیم اور قدرتی گیس کے لئے اپشرون جزیرہ نما (Apsheron Peninsula) سب سے زیادہ اہم ہے۔ باکو شہر سے تقریباً دس کلومیٹر کی دوری پر اپشرون جزیرہ نما پر واقع ایک ندی کی وادی ہے۔ سینکڑوں برس سے قدرتی گیس نکل رہی ہے جس میں آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ آگ تقریباً ڈیڑھ سو گز کی دوری تک لگی ہوئی ہے۔ اس کے قریب ہی تیل کے کنویں ہیں جن سے سیلانی لوگ ڈول رسی سے تیل نکال کر اس کو جلاتے اور حیرت زدہ ہوتے ہیں۔ پاس ہی میں آتش پرستوں کا مندر ہے جس کی برجیوں میں پائپ کے ذریعہ قدرتی گیس پہنچائی گئی ہے۔ جو متواتر جلتی رہتی ہے۔ وسطی ایشیاء سے آنے والے تاجر اس عبادت گاہ کے قریب قیام کیا کرتے تھے۔ بحیرہ کیسپین سے بھی بھاری مقدار میں پٹرولیم نکالا جا رہا ہے۔ حال ہی میں ایران سے آذربائیجان میں واقع دشکیسان (Dashkesan) کے مقام پر لوہے کے ذخائر نیز اور کوہ قاف کی پہاڑیوں سے پارہ المونیم کی خام دھات بھی نکالی جاتی ہے۔

صنعتی اعتبار سے آذربائیجان کافی ترقی یافتہ ہے۔ پٹرو کیمیکل، پٹرولیم اور قدرتی گیس پر مبنی صنعتوں کے علاوہ یہاں بیشتر صنعتیں ایسی ہیں جن میں خام مال زراعت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ پھلوں سے جام، جیلی اور مربے تیار کرنا۔ سوتی اور ریشمی کپڑا بننا۔ چمڑے سے جوتے اور کپڑے تیار کرنا۔ جڑی بوٹیوں سے ادویات بنانا اور پھلوں اور جو وغیرہ سے مشروبات تیار کرنا یہاں کی خاص صنعتیں ہیں۔ آذربائیجان کے قالین، شال اور نمدے بھی دنیا بھر میں مشہور ہیں۔

دارالخلافہ: باکو ملک کا دارالخلافہ ہے جس کی آبادی تقریباً بیس لاکھ ہے۔

آذربائیجان سے کھانے پینے کی اشیاء مشروبات، لوہے اور فولاد کا سامان، سوتی کپڑا، قالین، ریشمی واونی کپڑا، مشینیں اور پٹرولیم اور پٹرولیم سے بنی ہوئی اشیاء برآمد کی جاتی ہیں۔ درآمدات میں بھاری مشینیں، ریل کے انجن، موٹر گاڑیاں، چائے، چینی اور ادویات وغیرہ شامل ہیں۔ قدرتی وسائل اور بشری وسائل میں آذربائیجان ایک خوشحال اسلامی ملک ہے جس میں صنعتی اور زرعی ترقی تیزی سے ہوئی ہے۔ مسلم مذہب اور اقدار کے ماننے والے آذربائیجانی لوگ خود کو قرب وجوار کے لوگوں سے بہتر انسان سمجھتے ہیں۔ دستکاری، صنعت، کھیل کود، تجارت، زراعت، شطرنج اور جفاکشی میں یہاں کے لوگ بے مثال ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

محترم چوہدری اللہ دتہ صاحب چک نمبر 563گ ب ضلع فیصل آباد مورخہ 21 جولائی بروز ہفتہ اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 84سال تھی۔ آپ کا جنازہ آپ کے بھائی مکرم چوہدری ابراہیم صاحب نے پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب صدر جماعت نے کروائی۔ مرحوم کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

گمشدہ پیکٹ

ایک عدد پیکٹ جس پر احسان الحق کراچی کارنر خلیل سنز چناب نگر لکھا ہوا ہے۔ طاہر ہوسٹل مدرسۃ الحفظ سے لے کر دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ تک کہیں گر گیا ہے اگر کسی کو ملے تو برائے مہربانی دفتر صدر عمومی پہنچادیں۔

درخواست دعا

☆ مکرم شیخ حارث احمد صاحب نائب وکیل صنعت و تجارت تحریک جدید ربوہ کے چھوٹے بھائی عزیزم خافر احمد اسامہ (وقف نو) بعمر 10سال ولد شیخ نصیر احمد صاحب آف واہ کینٹ گزشتہ 15دنوں سے بوجہ بخار علیل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

☆ مکرم میاں ریاض احمد صاحب سیکنی بیوپارٹس رچنا ٹاؤن لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی بھتیجی عزیزہ امۃ النور بنت مکرم میاں تنویر اسلم صاحب بعمر پونے دو سال عارضہ قلب میں مبتلا ہے۔ فاطمہ میموریل ہسپتال میں زیر علاج ہے نیز مکرم میاں صاحب کی والدہ صاحبہ بھی صاحب فراش ہیں۔

☆ مکرم میاں عبدالمجید صاحب مانگر آف اوچہ مانگٹ کو چھت گرجانے کی وجہ سے دونوں ٹانگوں میں فریکچر ہو گیا ہے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔

☆ مکرم رانا مبارک احمد صاحب ابن چوہدری کرامت اللہ خان صاحب کاٹھ گڑھی چک نمبر 2T.D.A ضلع خوشاب اپنے ہی ٹریکٹر کے پہیے کے ساتھ رگڑ کھاجانے کی وجہ سے شدید زخمی ہیں۔

احباب سے جملہ مریضان کی کامل وعاجل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

•••••••••••

ولادت

مکرم نسیم احمد سیفی صاحب کارکن دفتر علیاء لکھتے ہیں خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم حلیم احمد انجم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 11اگست 2001ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام مبرور احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم شریف احمد صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم چوہدری محمود احمد بشیر صاحب حال کینیڈا کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، صالح، اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نیز بچے کو لمبی عمر اور صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ 1

میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بہ گاہے احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرواسکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

☆☆☆☆☆☆

خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 10ستمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 23 زیادہ سے زیادہ 42 درجے سنٹی گریڈ

☆ منگل 11ستمبر۔ غروب آفتاب: 6.22
☆ بدھ 12۔ستمبر۔ طلوع فجر: 4.25
☆ بدھ 12۔ستمبر۔ طلوع آفتاب: 5-48

اقوام متحدہ میں جنرل مشرف کے دو خطاب صدر مملکت جنرل پرویز مشرف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کے لئے 18 ستمبر کو نیو یارک جائیں گے۔ 20ستمبر کو بچوں کے بارے میں سیشن سے خطاب کریں اور 24ستمبر کو جنرل اسمبلی میں خطاب ہوگا۔ 24کو ہی کوفی عنان کے ظہرانے اور صدر بش کے عشائیہ میں شرکت کریں گے۔ 25ستمبر کو واجپائی سے اہم ملاقات ہوگی اور 30ستمبر کو واپس پاکستان پہنچیں گے۔

پابندیاں نہ اٹھیں تو غربت بڑھے گی۔ وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ بعض انتظامی وجوہ کی بنا پر ترقیاتی فنڈز کے اجراء میں تاخیر ہوسکتی ہے۔ عالمی اداروں اور دوست ممالک نے امدادی پروگرام شروع کر دیئے ہیں۔ دوست ممالک کو بتادیا ہے کہ پابندیوں سے الٹے اثرات ہورہے ہیں ہم امداد کی بجائے کوٹہ سسٹم کی پابندیوں کا خاتمہ چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پابندیاں نہ اٹھیں تو غربت بڑھے گی۔ اس بار آئی ایم ایف سے آخری قسط لے رہے ہیں۔ پھر ضرورت پڑنے پر ترقیات قرضے لیں گے۔

کلثوم کے کے ہمراہ پاکستان آؤں گی۔ سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ عام انتخابات سے قبل کلثوم کے ہمراہ پاکستان واپس آؤں گی۔ سیاست میں مستقل دوست ہوتے ہیں نہ دشمن۔ سیاست میں مستقل صرف مفادات ہیں نواز شریف اور شہباز شریف سے ذاتی طور پر کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ جنرل پرویز مشرف نے خوشی سے امین فہیم کے ذریعے پارٹی کا موقف سنا۔ مذاکرات ابھی ابتدائی مراحل میں ہیں۔ سرے محل منشیات کی کمائی سے نہیں خریدا۔ نیب کے نمائش کردہ نوادرات میری ملکیت ہیں۔ انہیں میرے گھر سے چوری کیا گیا۔ جنرل مقبول کا احتساب ہونا چاہئے۔

بخار۔زکام۔بدن ٹوٹنے کی بہترین دوا
بخار۔زکام GHP-351/GP
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

جدید اور فینسی۔ مدراسی۔ اٹالین۔ سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز، بازار صرافہ سیالکوٹ، پروپرائٹر: عبدالستار
فائن آرٹ جیولرز، بازار شہیداں سیالکوٹ، پروپرائٹر: سفیر احمد
فون دوکان 592316 فون رہائش 586297-551179

انتخابات موجودہ حکومت ہی کرائے گی۔ صدر مملکت کے پریس سیکرٹری میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت ہی آئندہ برس عام انتخابات کرائے گی۔ انتخابات سے قبل انتخابی اور سیاسی سرگرمیوں کی اجازت دے دی جائے گی۔ مخدوم امین فہیم کو قائمقام وزیراعظم بنانے کی کوئی پیش کش نہیں کی گئی۔ بے نظیر بھٹو پر کرپشن کے مقدمات ہیں اگر وہ واپس آئیں تو انہیں گرفتار کیا جاسکتا ہے۔ عبوری سیٹ اپ اور سیاسی ڈیل کی خبریں کچھ لوگ اپنے مقاصد کے لئے پھیلا رہے ہیں۔

اسرائیلی ٹرین پر حملہ۔ اسرائیلی فوجی ٹرین پر فلسطینی فدائی حملے میں 5۔افراد ہلاک ہوگئے جبکہ ہیلی کاپٹروں کے جوابی حملے میں 4فلسطینی شہید ہوگئے۔ حماس نے حملے کی ذمہ داری قبول کرلی فلسطینی فدائی نے خود کو بم باندھ کر اسرائیلی فوجیوں سے بھری ٹرین کے قریب دھماکہ کردیا۔ 30۔افراد زخمی بھی ہوئے۔ ایک اور فدائی حملہ نیتنیا کی بندرگاہ کے علاقے میں ہوا۔ ایک اور واقعے میں بس پر فائرنگ کرکے دو افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔

4بھارتی کیمپ تباہ۔ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے 3بھارتی فوجی قافلوں پر حملے کئے اس کے علاوہ 4بھارتی کیمپ تباہ کر دیئے۔ 3۔افسروں سمیت 80بھارتی فوجی ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا گیا۔ کھوئی رتہ میں مجاہدین نے بھارتی پوسٹ تباہ کرکے 20فوجی ہلاک کر دیئے۔ ادھم پور میں کمانڈر سمیت 6بلیک کیٹ کمانڈو ہلاک ہوگئے۔ بارہ مولا میں ہونے والی جھڑپ 15 گھنٹے جاری رہی۔

بھارت آسٹریلیا فوجی مشقیں۔ بھارت نے آسٹریلیا کے ساتھ فوجی مشقیں کرنے کا اعلان کیا ہے۔ یہ مشقیں دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی شعبہ میں سرگرم تعاون کا نتیجہ ہیں۔

طالبان نے دفاعی لائن توڑ دی۔ افغانستان کے حکمران طالبان نے وادی پنج شیر میں دشمن کی دفاعی لائن توڑ دی ہے اور دو اضلاع پر قبضہ کرلیا ہے۔ طالبان نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے شمال مشرقی صوبے کاپیسا میں شمالی اتحاد کے فوجیوں کو پیچھے دھکیل کر دو اضلاع پر قبضہ کرلیا ہے۔

ڈربن کانفرنس کے اعلامیہ پر ردعمل۔ ڈربن (جنوبی افریقہ) میں نسل پرستی کے خلاف عالمی کانفرنس

کے آخری اعلامیے پر ملا جلا عالمی ردعمل دیکھنے میں آیا ہے۔ امریکہ اور کینیڈا نے اس پر برہمی کا اظہار کیا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے اعلامیے کا خیر مقدم کیا ہے۔ اسرائیل نے مشرق وسطی کے متعلق استعمال کی گئی زبان پر اعتراض کیا ہے۔ ایران اور شام نے کہا ہے کہ اسرائیل پر اتنی کڑی تنقید نہیں کی گئی جتنی کی جانی چاہئے تھی۔ فلسطین نے آخری اعلامیہ کو مثبت قرار دیا۔

غیر ملکی صحافیوں پر پابندی۔ طالبان نے ان غیر ملکی صحافیوں اور فوٹو گرافروں پر ان کے ہوٹلوں کے کمروں سے باہر نکلنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ لوگ ان امدادی کارکنوں کی فوٹوز لینا چاہتے تھے جو عیسائیت کی تبلیغ کے جرم میں سپریم کورٹ کے سامنے پیش کئے جانے والے تھے۔

بھارت کو میزائیل ٹیکنالوجی کی فراہمی۔ امریکی سی آئی اے نے انکشاف کیا ہے کہ روس اور بعض یورپی ممالک بھارت کو میزائیل ٹیکنالوجی فراہم کر رہے ہیں۔ بھارت خود جوہری میزائیلوں کی تیاری کے قابل نہیں۔ خصوصی رپورٹ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ روس اپنی ایٹمی آبدوزیں بھی لیز پر دینے کے لئے غور کر رہا ہے۔

پیش رفت نہ ہونے پر افسوس۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ انہیں مشرق وسطی تنازعہ کے حل میں پیش رفت نہ ہونے پر افسوس ہے انہوں نے نیویارک میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں پائے جانے والے مسائل اقوام متحدہ کی کانفرنسوں کے ذریعہ حل نہیں ہو سکتے۔

عیسائیت کی تبلیغ پر مقدمہ۔ افغانستان میں غیر ملکی امدادی کارکنوں کے خلاف عیسائیت کی تبلیغ کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے۔ طالبان نے کہا ہے کہ غیر ملکی کارکنوں نے تبلیغ کا اعتراف کر لیا ہے۔ بتایا گیا کہ افغانستان کی سپریم کورٹ کا فیصلہ ملا محمد عمر کو پیش کیا جائے گا وہی حتمی فیصلہ کا اعلان کریں گے۔

نتیجہ سفید فاموں کی مرضی کا نکلا۔ ڈربن کی عالمی نسل پرستی کے خلاف کانفرنس کے اعلامیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے بی بی سی نے کہا ہے کہ اس کانفرنس کا وہی نتیجہ نکلا جو سفید فام اقوام چاہتی تھیں۔ افریقہ جس کے وسائل اور جس کے باشندوں کو یورپ و امریکہ نے لوٹا اسے نہ تو معافی نامہ ملا اور نہ کسی تاوان کی ادائیگی کا وعدہ کیا گیا۔ یورپی ملکوں نے آخری وقت تک کی کوششوں کے باوجود اسرائیل کو نسلی تفریق پر مبنی حکومت قرار نہ دیا اور نہ ہی فلسطینیوں کے قتل عام کا الزام لگایا گیا۔ نسل پرستی کے خلاف جدوجہد کا فیصلہ ہوا مگر عمل کب ہو گا یہ وقت ہی بتائے گا۔ جو معاملہ جس منزل پر تھا وہیں رہا۔

عالمی بینک احتسابی عمل میں مداخلت سے باز رہے۔ پاکستان نے عالمی بینک سے کہا ہے کہ وہ ملک میں جاری احتسابی عمل میں مداخلت نہ کرے۔ ذرائع کے مطابق غازی بروتھا پاور پراجیکٹ کے لئے ڈھائی ارب ڈالر مالیت کی زمین کے حصول میں کرپشن کے الزام میں گرفتار افراد نے عالمی بینک کی مداخلت کی اپیل کی ہے۔

یتامیٰ کی نگہداشت اور ہماری ذمہ داریاں

400 خاندانوں کے 1300 یتامیٰ کی کفالت میں معاونت فرماویں

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں ان سے گھروں میں رونقیں ہوتی ہیں۔ وہ دیکھو ابو گھر میں داخل ہو رہے ہیں۔ بچے ابو سے لپٹے جا رہے ہیں ابو نے پیار سے بچوں کو اٹھا لیا۔ بچے خوش ہیں کہ ابو ان کے لئے ٹافیاں بسکٹ اور پھل لائے ہیں لیکن اف یہ کیا! بچے دروازے کی دہلیز پر کھڑے ... ابو کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ابو تو آنے کا نام نہیں لیتے ہیں ماں گھبرائی ہوئی حسرت بھری نگاہوں سے اپنے پھولوں کو دروازہ پر دیکھتی جاتی ہے اور اپنے دوپٹہ سے آنسو صاف کرتے ہوئے بچوں کو بہلانے کے لئے ان سے پیار کرتی ہے انہیں گود میں بٹھاتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ تمہارے ابو تمہارے پیارے ابو یہ گھر چھوڑ کر کسی اور گھر میں چلے گئے ہیں لیکن وہ اب اس گھر میں نہیں آئیں گے لیکن ہم ضرور ان کے پاس کسی دن جائیں گے۔ تمہارے ابو کا نیا گھر بہت اچھا ہے لیکن بچے حیران ہیں کہ ماں کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ بات کیا ہے؟ ہمارے ابو کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہاں گئے ہیں؟ ان کا اصرار ہے کہ ہمیں بھی ان کا گھر دکھائیں۔ مجبوراً ماں بچوں کو ساتھ لے کر ان کے پیارے ابو کی قبر پر لے جاتی ہے۔ بچے پریشان ہیں کہ ابو کو کیوں مٹی میں دفن کر دیا گیا ہے؟ یہ سوچیں بچوں کے لئے ایک معمہ ہیں۔ لیکن انہیں امید رہتی ہے کہ کوئی آئے ان سے پیار کرے ان کے لئے مٹھائی اور تحفے لائے۔ والد کی وفات کے بعد وہ بچے اور عزیز و اقارب خوش قسمت ہیں جو ان بچوں کو سنبھال لیتے ہیں ان کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ بچے جن کو اس بات کی انتظار رہتی ہے کہ کوئی ہمیں پوچھے ہمیں پڑھنے کے لئے ہماری مدد کرے ہماری ضروریات کا خیال رکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان یتیم ہونے والے بچوں کے لئے جماعت احمدیہ کی ایک صدی مکمل ہونے پر ایک مضبوط نظام قائم کرنے کا اعلان کیا" جسے "کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کا نام دیا گیا۔ ابتدا میں ارادہ یہ تھا کہ یتیم ہونے والے بچوں کو ایک جگہ رکھ کر کفالت کی جائے لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوا۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ بچوں کو ان کے گھروں میں ہی ان کی ماں یا دوسرے رشتہ داروں کے پاس ہی رہنے دیا جائے۔ لیکن ان کی کفالت کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا جائے۔

"کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" نے اپنا دفتر دارالضیافت میں 1991ء میں قائم کیا اور بچوں کی مدد کے لئے درخواستیں لینے اور ان کا وظیفہ ان کے گھروں تک پہنچانے کا کام شروع ہوا۔ پاکستان کے طول و عرض سے یتیم ہونے والے بچوں کے کوائف دفتر میں پہنچنے کے بعد اس کو کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے اجلاس میں پیش کیا جاتا ہے جہاں اس امر کا فیصلہ ہوتا ہے کہ انہیں وظیفہ دیا جائے یہ فیصلہ ان کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ ہر سال میں کم از کم ایک مرتبہ کمیٹی کا نمائندہ بغرض تربیت ان سے رابطہ کرتا ہے۔ "کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کی طرف سے بچوں کا وظیفہ ربوہ میں ان کے گھروں تک پہنچایا جاتا ہے اور ربوہ سے باہر رہنے والوں کو منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوا دی جاتی ہے۔ وظائف کے لئے یہ رقوم احمدی مرد اور عورتیں عطیات دیکر کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے نام جمع کرواتے ہیں۔ طریق یہ ہے کہ آپ اپنی مالی استطاعت کے مطابق ماہانہ ایک رقم مقرر کر دیں یا ایک یتیم بچے کا خرچ جو حالات کے مطابق 500 روپے 700 روپے یا ایک ہزار روپیہ ہے ہر ماہ امانت کفالت یکصد یتامیٰ میں جمع کروا دیں مقامی طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں یا دفتر سے بھی رابطہ کر کے جمع کروا سکتے ہیں۔

یتیم بچوں کی امداد کے لئے آپ بھی آگے بڑھیں اور اس فنڈ کو اپنے عطیہ سے مضبوط کریں اس وقت چار سو خاندانوں کے 1300 بچے زیر کفالت ہیں۔ اگر آپ کو مزید معلومات درکار ہیں تو "سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ" کو خط لکھ کر حاصل کر سکتے ہیں لیکن اس کار خیر میں حصہ لینے میں دیر نہ کریں اس راہ میں عطیات دینے سے آپ کے مال میں اللہ تعالیٰ بہت برکتیں دے گا اور آپ کے بچوں کے ساتھ یہ یتیم ہونے والے بچے بھی بڑھیں گے پھولیں گے اور آپ کے لئے مجسم دعا بن جائیں گے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ)

چوہدری
عمر اسٹیٹ ایجنسی
پروپرائٹر
جائیداد کی خرید و فروخت کا باعتماد ادارہ
9۔ ہنزہ بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں۔ اپنا کمپیوٹر۔ ٹی وی۔ ویڈیو گیم۔ ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرانکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔
32 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎ 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان وتائیوان
Bani Sons بانی سنز
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناؤن نزد گلوب نمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی۔ میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61